سوال

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو ان کے ختنے کیسے ہوئے تھے یا کہ تمام لوگوں کی طرح ان کے بھی ختنے کیسے گئے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ختنہ کے متعلق تین قول ذکر کرتے ہوئے کہا ہے :

اس مسئلہ میں اختلاف کی بنا پر کئی ایک اقوال ہیں :

پہلا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے -

درسرا : جبریل علیہ السلام نے جب شق صدر کیا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ بھی کیا -

تیسرا : عرب جس طرح اپنی اولاد کا ختنہ کرتے تھے اس عادت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ کیا - دیکھیں تحفة الولود ص (201) -

پہلی رائے : ابن قیم رحمہ اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تحفة المولود میں بہت ساری احادیث ذکر کی ہیں جو اس رائے پر دلالت کرتی ہیں ، لیکن ان سب احادیث پر ضعف کا حکم لگانے کے بعد کہتے ہیں کہ بچہ اگر ختنہ کیا ہوا پیدا ہوتو یہ اس میں نقص ہے نہ کہ جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شرف و منقبت کا باعث ہے -

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

کہا جاتا ہے کہ رومی بادشاہ قیصر جس کے پاس امرؤ القیس گیا تھا وہ بھی اسی طرح پیدا ہوا تھا (یعنی غیر مختون) تو امرؤ القیس حمام میں اس کے پاس گیا اور اسے اس حالت میں دیکھا تو اس کی ہجو کرتے ہوئے کہنے لگا :

میں حلفا کہتا ہوں جو کہ جھوٹا نہیں تو تاغلف ہے مگر جو چاند سے چنا۔

وہ اسے عار دلا رہا ہے کہ تیرا تو ختنہ ہی نہیں کیا گیا ، اور اس کی اس طرح ولادت کو نقص قرار دیا ۔

اور کہا جاتا ہے کہ یہ شعر ہی امرؤ القیس کی موت کا سبب ہے کہ اسی وجہ سے قیصر نے اسے زہر دیا جس کی وجہ سے وہ موت کا شکار ہوا ۔

عرب ختنہ کرنے کے بغیر تو کوئی اور صورت ختنہ ہی شمار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ خود ختنہ کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل عرب میں سے مبعوث فرمایا ، اور انہیں اخلاقی اور نسبی صفات کے ساتھ خاص کیا تو یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ انہیں مختون پیدا کرنے میں کوئی امتیاز اور خصوصیت پائی جاتی ہو حالانکہ عرب ختنہ کرنے پر فخر کرتے تھے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے :

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی جن کلمات میں آزمائش کی تھی اور ابراہیم علیہ السلام نے انہیں مکمل کیا تھا ان میں ختنہ بھی شامل تھا، اور پھر انبیاء کا ابتلاء لوگوں میں سب سے شدید اور سخت ہوتی ہے پھر ان سے کم درجہ والے لوگوں کی آزمائش اور ابتلاء ہوتی ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کو فطرتی کاموں میں سے شمار کیا ہے ، اور یہ معلوم ہونا چاہیئے آزمائش میں صبر کرنا مبتلی کے اجر و ثواب میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے ۔

تو اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کے زیادہ لائق ہے کہ یہ فضیلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلب نہ کی جائے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی اس ختنہ کے ساتھ اسی طرح عزت و تکریم سے نوازے جس طرح اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو عزت و تکریم سے نوازا اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت و خصائص دوسرے انبیاء سے عظیم تر اور اعلیٰ ہیں ۔ دیکھیں کتاب : تحفۃ المولود لابن قیم رحمہ اللہ (205 - 206) ۔

دوسری رائے کے بارہ میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فرشتے کا شق صدر کرنے میں کئی ایک احادیث مختلف طرق سے مرفوعاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مروی ہیں لیکن کسی ایک میں بھی اس کا ذکر نہیں ملتا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ کیا ہو مگر یہی ایک

شاذ اور غریب حدیث میں - تحفة المولود (206) -

اور تیسری رائے میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

ابن عدیم کا کہنا ہے کہ : بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے ساتویں روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ کیا تھا تو یہ اقرب الی الصواب اور واقع ہے - تحفة المولود (206) -

اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے زاد المعاد میں کچھ اس طرح کہا ہے :

یہ مسئلہ دو فاضل آدمیوں کے درمیان پیدا ہوا تو ان میں سے ایک نے ایک کتاب تصنیف کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے تھے اور اس کتاب میں اس نے ایسی احادیث ذکر کیں جن کی کوئی لگام اور اصل نہیں ملتی ، وہ مصنف کمال الدین بن طلحہ ہیں -

تو اس دعویٰ کا رد کمال الدین ابن عدیم نے لکھا اور اس میں بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عادت عرب کے مطابق ختنہ ہوا اور عمومی طور پر یہ طریقہ پورے عرب میں پایا جاتا تھا جو کہ کسی قسم کی معاونت کے نقل کرنے کا محتاج نہیں ہے - واللہ تعالیٰ اعلم - دیکھیں زاد المعاد (1 / 82) -

واللہ اعلم .